ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 25

عنوان

صداقت مرزا پر دیئے جانے والے دلائل کا تعاقب

انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

زیرِ نگرانی

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

سبق نمبر 25 کا خلاصہ

(1) اس سبق میں ہم صداقت مرزا پر مرزائیوں کی لاحاصل کوشش اوران کے جوابات دیں گے۔

(2) اور ثابت کریں گے کہ مرزا اپنے دعویٰ مہدث میں بھی جھوٹا تھا۔جس طرح دعاوی میں کذاب ثابت ہوا۔

(3) مدعی ثبوت کا سب سے پہلے کریکٹر دیکھا جاتا ہے،جبکہ مرزا کا کریکٹر اس کے دعوں کے برعکس ہے جو اس کے جھوٹا ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(4) مرزا قادیانی کا اپنی بیوی کے ساتھ کیسا رویہ تھا جو کہ ایک شریف انسان کے لائق نہیں ہے۔

صداقت مرزا پر قادیانی دلائل اوران کے جوابات

(1) اس سبق میں مرزائیوں کی مزید ایک دلیل کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

(2) نیز یہ سبق مرزائیوں خصوصاً لاہوری مرزائیوں کے فراڈ کا جواب ہے جو کہ عام عوام کو گمراہ کرنے کے لیے یہ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے جو دعویٰ نبوت کیا ہے وہ حقیقی نبوت تشریعی اور مستقل نبوت کا نہیں اس لیے وہ قرآن واحادیث کے خلاف نہیں بلکہ ان کا دعویٰ ظلی غیر تشریعی غیر مستقل نبوت کا دعویٰ ہے۔......

1۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا اول دلیل: فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ

ترجمہ: ''اس سے پہلے بھی تو میں ایک بڑے حصے عمر تک تم میں رہ چکا ہوں پھر کیا تم اتنی عقل نہیں رکھتے''۔

مرزائی کہتے ہیں کہ جس طرح نبی ﷺ نے اپنی نبوت سے قبل کی زندگی جو کنارمیں گزاری تھی کو بطور دلیل پیش کیا،اسی طرح مرزا صاحب کی بھی نبوت سے قبل کی زندگی بے داغ ہے۔ بعد کی پر الزامات لگائے گئے گھر چونکہ اس وقت مخالف تھی اس لئے الزامات لگائے گئے تو مرزا کی پہلی زندگی دیکھنے سے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بے داغ ہے اور مرزا صاحب خدا کے سچے بنی ہیں۔

جواب نمبر1:

بنی کی ساری زندگی پاک اور بے داغ ہوتی ہے بعد کی زندگی پر بحث سے آرا اختیار کرنا اس پر وال ہے کہ اس کی زندگی میں ضرور کچھ کالا کالا ہے۔

جواب نمبر2:

مرزا نے اپنی پہلی زندگی میں انگریز کی عدالت میں مقدمہ لڑکر وراثت صاصل کی حالانکہ مرائیوں کے نزدیک نبی کسی کا وارث نہیں ہوسکتا۔

(پاکٹ بک ص163 مسئلہ وراثت ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی۔1910ء 1957ء

جواب نمبر3:

آپ کا یہ صغریٰ اور کبریٰ ہی مسلم نہیں ہے یہ تو بالکل صحیح ہے کہ نبی کی نبوت سے پہلے کی زندگی بھی پاک وصاف اور بے داغ ہوتی ہے اور دعوائے نبوت سے بعد کی زندگی بھی پاک و صاف ہوتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس کی پہلی زندگی پاک وصاف اور بے عیب وہ وہ نبی بھی ہو جائے جس طرح بنی کیلئے ضروری ہے کہ وہ شاعر نہ ہو، وہ کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھے جو جھوٹ نہ بولتا ہوں لیکن یہ تو ضروری نہیں کہ جو شاعر نہ ہو یا پڑھنا لکھنا نہ جانتا ہو یا جھوٹ نہ بولتا ہو وہ نبی بھی ہو۔

جواب نمبر4:

مرزا قادیانی خود تسلیم کیا کہ کہ انبیاء علیہم السلام کے سوا کوئی معصوم ہوتا میں معصوم ہوں ملاحظہ ہو: لیکن افسوس کہ بطالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے پر دعویٰ ہے۔ (کرامات الصادقین میں 5 روحانی خزائن جلد 7 ص 47)

جواب نمبر5:

مرزا قادیانی خود قرار کرتا ہے کہ میں نے بہت عرصہ گم نامی کا گزارا ہے کہتا ہے" کہ اس زمانہ کے الہام ہیں جس پر تیس برس سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے اور یہ تمام الہام براہین احمدیہ شائع ہوچکے ہیں۔جس کے شائع ہونے پر اب 24 برس سے زیادہ عرصہ گزر گیا۔اور یہ وہ زمانہ

تھا جس میں مجھے کوئی نہیں جانتا تھا۔کوئی موافق تھا نہ مخالف کیوانکہ میں اس زمانہ زندگی میں کوئی چیز نہ تھا اور ایک ''اَحَدٌ مِّنَ النَّاس'' اور یہ گمنامی میں پوشیدہ تھا۔ بلکہ اس قصبہ کے تمام لوگ اور دوسرے ہزارہا لوگ جانتے ہیں کہ اس زماہ میں درحقیقت میں اس مردہ کی طرح تھا جو قبر میں صدہا سال سے مدفون اوکوئی نہ جانتا ہو کہ یہ کس کی قبر ہے۔

(تتمہ حقیقت الوحی 27 روحانی خزائن جلدص 459)

جب مرزا قادیانی بقول اپنے ایسا گمنام تھا کہ اس کا نہ کوئی مخالف تھا بلکہ وہ ایک مردے کی طرح تھا جو صدہا سال سے قبر میں مدفون ہوتو اب ایسی زندگی کا بطور صفائی دعویٰ پیش کرنا صحیح ہوسکتا ہے۔

جواب نمبر6: (ماں کی نافرمانی)

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا کہ یہ لے لو حضرت نے کہا کہ یہ میں نہیں لیتا انہوں ے کوئی اور چیز بتائی۔حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا وہ اس وقت کسی باپ پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں سختی سے کہنے لگی کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھالو حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہوگیا''۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص 215 رایت نمبر 245 طبع جدید ص 245 روایت 245)

''خاکسار مرزا (بشیر احمد ایم اے) عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ نے یہ واقعہ سنا کر کہا کہ جس وقت اس عورت نے مجھے یہ بات سنائی تھی اس وقت حضرت حاصب بھی پاس تھے مگر آپ خاموش رہے''۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص 215 رایت نمبر 245 طبع جدید ص 245 روایت 245)

ہر عقل مند بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا کی ماں کا مقصود ہرگز یہ نہیں تھا کہ تم سچ مچ راکھ سے روٹی کھاؤ بلکہ بطور یہ کہ ساتھ کچھ میسر نہیں اس حوالہ سے مرزا صاحب کی بے وقوفی ثابت ہورہی ہے وہاں مرزا صاحب کی ماں کی نافرمانی بھی ثابت ہورہی ہے۔اب بتایئے کوئی نبی اپنی ماں کی نافرمانی کرسکتا ہے۔اووہ بھی مصروف کام ہیں۔

جواب نمبر7:

’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) تمہارے دادا کی پینشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام دین بھی چلا گیا، کہا کیا آپ نے پینشن وصول کرلی تو وہ آپ کو پھسلا کر دھکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارے روپے ہتھیا لئے تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص47 روایت نمبر47 طبع جدید ص38 روایت نمبر49)

واضح ہو کہ مرزا کی عمر اس وقت 24/25 سال تھی کیونکہ پیدائش حسب تحریر کیتاب البریہ ص159 روحانی خزائن)

جلد 13 ص 177 1839ء یا 1840ءہے اور تاریخ ملازمت (حسب تحریر سیرۃ المہدی 154 روایت 150 طبع جدید ص140 روایت نمبر150) 1864ء ہے۔ نیز واضح ہوا کہ یہ پینشن کی رقم معمولی نہ تھی جو ہتھائی گئی۔

(سیرۃ المہدی ص130,131 رایت 132 طبع جدید 118 روایت 132) جو آجکل کے سات لاکھ کے برابر ہوسکتی ہے۔

اب مرزا صاحب کی عمر کو مخلوط رکھتے ہوئے اتنی بات کرتے ہوئے خط کشیدہ الفاظ پر غور فرمائیں کہ آخر اتنی رقم کہاں کہاں خرچ ہوئی؟ کیا حضرت صاحب اس وقت بچے تھے کہ امام دین صاحب کو دھوکہ دے کر کہیں اور لے گیا اور ادھر اُدھر پھرانے کا کیا مطلب ہے؟ اگر مرزا صاحب اتنے چھوٹے تھے تو گھر والوں نے اتنی بڑی رقم لینے کیلئے انہیں کیوں بھیجا ذرا غور فرمائیں کہ یہ لفظ کہاں کہاں کی غمازی کرتا ہے پھر سوچیئے کہ یہ روپیہ کوئی نیک کام میں خرچ نہیں ہوا بلکہ ’’اڑایا گیا‘‘ اور اڑانا وہیں بولا جاتا ہے جہاں کار خیر نہ ہو۔

ہم مرزائیوں سے سوال کرتے ہیں کہ آپ اس سات صدر روپے کا حساب دیں کہ کہاں خرچ ہوا؟ ’’بصورت دیگر آپ کے نبی کی عصمت باقی نہیں رہتی اور آپ کا دعویٰ باطل ہو جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی نبوت سے قبل کی زندگی بالکل بے داغ تھی۔

جواب نمبر 8:

نبی کریم ﷺ نے سے پہلے اپنے گھر کے آدمیوں کو بلا کر ان کے سامنے اپنی صفائی کا اعلان کیا انہوں نے ایک زبان ہو کر اعلان کیا کہ ”مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا“ (صحیح بخاری کتاب التفسیر ار باب نمبر 2 حدیث نمبر 4770) یعنی ہم نے آپ کو بار بار آزمایا بس ہم نے تجھ میں سچائی کے سوا کچھ نہیں پایا۔ اس کے برعکس مرزا قادیانی اپنی صفائی میں مولوی محمد حسین پیش کرتا ہے جو کہ کچھ عرصہ اس کے ساتھ رہا تھا۔ حالانکہ وہ مرزا قادیانی کے شہر کا رہنے والا بھی نہ تھا حضور اکرم ﷺ کی صفائی تو آپکے قبیلے کے سردار ابوسفیانؓ 20ھ نے ہرقل بادشاہ کے سامنے اسوقت پیش کی تھی جبکہ ابھی انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اوراسی طرح حضرت خدیجہؓ 10ء بنوی جو آپ ﷺ کی رفیقہ حیات تھیں انہوں نے آپ کی پہلی زندگی کی صفائی پیش کی، جبکہ آپ کی طرف پہلی دفعہ جبرائیل امین آئے تھے اور آپ ﷺ کی آخری زندگی کی صفائی حضرت عائشہؓ 58ھ پیش کر رہی ہیں۔ فرماتی ہیں ”كَانَ خُلُقُهُ الْقُرآن“ آپ کا اخلاق قرآن ہے۔

مرزا کی بیویوں کی گواہی:

اب مرزائی قادیانی کی بیویوں کی گواہی وحالت سنیں مرزا قادیانی کی پہلی بیوی فضل احمد اور سلطان احمد کی ماں المعروف ”پھجے کی ماں“ سے فضل احمد کی پیدائش کے بعد تقریباً 33 سال عملاً مجر درہانہ سے طلاق دی اور نہ ہی اسے بیوی کی طرح بسایا بلکہ عملاً مجردہ کر آیت کریمہ ”فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ“۔ (النسائی 129) یعنی ”البتہ کسی ایک طرف پورے کے پورے نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ایسا بنا کر چھوڑ دو جیسے کوئی بیچ میں لٹکی ہوئی چیز“ (آسان ترجمہ قرآن) کی صریح مخالفت کی اس طرح ”وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ“ (النسائی: 19) یعنی ”اوران کے ساتھ بھلے انداز میں زندگی بسر کرو“۔ کی بھی صریح مخالفت ہوئی۔

حوالہ نمبر 1:

حافظ نور محمد متوطن فیض اللہ چک نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرمسیح موعود علیہ السلام کئی دفعہ فرمایا کرتے تھے کہ ”سلطان احمد (مرزا سلطان احمد صاحب) ہم سے سولہ سال چھوٹا ہے اور فضل احمد بیس برس اور اس کے بعد ہمارا اپنے گھر سے کوئی تعلق نہ رہا“۔

(سیرت المہدی حصہ دوئم ص 63 روایت 382 طبع جدید ص 49 روایت نمبر 385)

حوالہ نمبر 2:

’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح علیہ السلام (مرزا قادیانی) کو دلائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر ’’پھجے دی ماں‘‘ کہا کرتے تھے بے تعلق سی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی‘‘۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص 33 روایت 41 طبع جدید ص 30 روایت نمبر 41)

اس حوالہ کی چند سطور کے بعد لکھا ہے ’’حتیٰ کہ محمد بیگم کا سوال اٹھا اور آپ کے رشتہ داروں نے مخالف کر کے محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ کروا دیا اور فضل احمد کی والدہ نے (مرزا کی دوسری بیوی) (ان سے قطع تعلق نہ کیا بلکہ اس کے ساتھ رہیں۔ جب حضرت صاحب نے ان کو طلاق دے دی‘‘۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص 34 روایت 41 طبع جدید ص 30 روایت 286)

نوٹ:- مرزا نے دوسری شادی نصرت بیگم سے 1884ء میں کی تھی اور پھجے کی ماں کو 1892ء میں طلاق دی تھی اور 7 اپریل 1892ء میں محمد بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ہوا۔

(دیکھئیے آئینہ کمالات اسلام ص 286 روحانی خزائن ص 286)

2۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا والی دلیل

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (الحاقۃ 44,45,46) ’’اگر محمد مصطفیٰ ﷺ مجھ پر کوئی جھوٹا افترا باندھے یہاں ان کی شہ رگ کاٹ کر ہلاک کر دیتا‘‘ اس سے ثابت ہوا کہ اگر مرزا قادیانی خدا تعالیٰ پر جھوٹا افترا کرتا تو اسے 23 سال کے اندر ہلاک کر دیا جاتا اور اس کی شہ رگ کاٹ دی جاتی کیونکہ نبی اکرم ﷺ دعویٰ نبوت کے بعد 23 سال تک بقید حیات رہے۔

جوات نمبر 1:

اس آیت کا اسباق دیکھیں تو بات واضع وہ جائے گی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کسی قاعدہ کلیہ کے طور پر نہیں بلکہ یہ قبضہ شخصیہ ہے اور صرف حضور ﷺ کے متعلق یہ بات کہی جا رہی ہے اور

یہ بھی اس بناپر کہ بائبل میں موجود تھا کہ اگر آنے والا پیغمبر اپنی طرف سے کوئی جھوٹا الہام یا نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ جلد مارا جائے گا چنانچہ لکھا ہے۔

''میں ان کے لئے ہی ان کے بھائیوں میں سے تیری مانند ا کی بنی بر پا کروں گا اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ اسے کم دونگا وہی ان سے کہے گا۔اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لیکر کہے گا نہ سنے تو میں انکا حساب اس سے لونگا۔لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسکو حکم نہیں دیا اور معبودوں کے نام سے کچھ تو وہ نبی قتل کیا جائے'' (کتاب استثنا باب 18 آیت 18 تا 20)

جواب نمبر 2:

اگر مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کے اس اصول کو تسلیم کرلیا جائے تو کئی سچے بنی نعوذ باللہ جھوٹے بن جائیں گے اور کئی جھوٹے نبی سچے ہو جائیں گے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام اور ان کے علاوہ کئی اور اسرائیلی پیغمبر بہت تھوڑی عمر میں یعنی 23 سال کی مدت کے اندر اندر شہید کر دیے گئے۔مرزا کے اصول کے مطابق یحییٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء جو 23 سال کے اندر شہید ہوئے وہ جھوٹے بن جائیں گے نعوذ باللہ اور کئی جھوٹے نبی سے ہو جائیں گے۔جیسے بہاء اللہ ایرانی جو دعویٰ نبوت کے چالیس سال بعد تک زندہ رہا،مرزا قادیانی کے کے اس اصول کے مطابق بہاء اللہ صاحب شریعت نبی ہونے کا مدعی تھا سچا ثابت ہو رہا ہے۔حالانکہ مرائی اس کو جھوٹا مانتے ہیں بہاء اللہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ 1269ھ میں کیا تھا اور 1309ھ تک زندہ رہا تو اس کی بعد از دعویٰ نبوت کی زندگی چالیس سال بنتی ہے۔

(کتاب الفرائد بھائیوں کی کتاب ص 25,26 اور الحکم 24 اکتوبر 1904ء ص 4)

جواب نمبر 3:

مرزا قادیانی اپنی دلیل کی رو سے بھی جھوٹا ثابت ہوتا ہے اس کا دعویٰ نبوت اگرچہ محل نزاع ہے کیونکہ اس کے ماننے والے دو جماعتوں میں منقسم ہیں لاہوری گروپ اس کو نبی تسلیم نہیں کرتا اور نہ اس کا دعویٰ نبوت مانتا ہے اس کے برعکس قادیانی گروپ اس کو نبی مانتا ہے لیکن ان کی

تحقیق یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے دعوائے نبوت 1901ء میں کیا ہے اور مرزا قادیانی کی موت 1908ء میں ہوئی ۔لہذا ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی اپنی دیل کے مطابق جھوٹا ہے کیونکہ وہ 23سال کی مدت کے اندر ہیضہ سے ہلاک ہوا۔

جواب نمبر 4:

بالفرض اگر یہ قانون عام بھی تسلیم کرلیا جائے تو سچے نبیوں کے متعلق ہوگا جھوٹے نبیوں کو مہلت مل سکتی ہے۔فرعون،نمرود،اور بہاء اللہ ایرانی وغیرہ کو جنہوں نے خدائی اور نبوت کا دعویٰ کیا ان کو بھی مہلت ملی اور جب مرزا کو دلائل سے جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا تو ان پر یہ قانون نہ لگے گا پہلے مرزا کے سچا نبی ہونے کا ثبوت پیش کرو۔

اہم فائدہ:

مرزا پر جب علماء نے اعتراض کیا کہ بعض ایسے مفتری بھی ہیں جو 23سال کے اندر ہلاک نہ ہوئے جیسے اکبر بادشاہ اور روشن دین جالندھری وغیرہ۔اگر 23سال کے اندر ہلاک ہونا ضروری ہے تو حضرات جنہوں نے ثبوت کے جھوٹے دعوے کیے تھے 23سال کے اندر ہلاک کیوں نہ ہوئے؟

تو مرزا قادیانی نے اس کا یہ جواب دیا کہ جن جھوٹوں کے نام آپ پیش کرتے ہیں آپ ثابت کریں کہ انوہں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور اپنے او پر وحی نازل ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہو پھر وہ 23سال تک زندہ رہے کیونکہ ہماری تمام تر بحث وحی نبوت میں ہے۔مطعلق دعوے میں نہیں۔

(دیکھیے ضمیمہ اربعین 4 ص 11 روحانی خزائن جلد 17 ص 477
ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص 4 روحانی خزائن جلد 17 ص 42,41)

مشق سبق نمبر25:

(1) کیا مرزا اپنی ماں کا نافرمان تھا؟ بحوالہ ثابت کریں۔

(2) کیا مرزا قادیانی فراڈ یا اور رنگین مزاج تھا؟ باپ کی پنشن کے ساتھ اس نے کیا کیا؟ باوضاحت لکھیں۔

(3) مرزا قادیانی نے اپنی بیوی کی حرمت بی بی کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ قرآن اس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

(4) مرزائیوں کی دلیل ولوتقول علینا کے کیا جوابات ہو سکتے ہیں؟ مختصر بیان کریں۔

(5) خسوف وکسوف والی دلیل کی حقیقت کیا ہے؟